سوال

(152) شروع جماعت میں سنن صبح کا پڑھنا روا ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شروع جماعت میں سنن صبح کا پڑھنا روا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صبح کی نماز یا کسی اور وقت کی فرض باجماعت شروع ہوجانے کی حالت میں فجر کی سنت یا کوئی اور سنت ، پڑھنی روا اور جائز نہیں ہے ، نہ صف کے قریب ، نہ صف سے دور، مسجد میں کھمبوں کے پیچھے ، نہ مسجد سے باہر مسجد کے دروازہ کے پاس ’’ إِذَا أُقِیمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ مرفوع اخرجہ مسلم والأربعة عن ابی ہریرة، وأخرجہ ابن حبان بلفظ : إذا أخذا المؤذن فی الإقامة ، وأحمد بلفظ : فلا صلوة إلا التی أقمیت وہو رخص وزاد بن عون بسند حسن : قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر ؟ ولا رکعتی الفجر ، وأما زیادة : إلا رکعتی الصبح ، فی الحدیث فقال ، البیہقی : ہذا الزیادة لا أصل لہا ، وعن ابن سرجس : ہے ’’قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : «يَا فُلَانُ بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ ؟ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ ، أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا ،، انتہی . واللہ اعلم بالصواب .

کبتہ عبید اللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسة دار الحدیث الرحمانیہ بدہلی

ظہر کی اذان ونماز کے وقت کے بارے میں آپ کے یہاں کے علماء کرام کا مذکورہ اختلاف اور اس کی نوعیت پر اطلاع پا کر حیرت و تعجب کے ساتھ دکھ بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے ۔

27 رمضان 1391ھ (16 نومبر 1971ء) کو ضحوہ کبریٰ (بمقابلہ ضحوہ صغری یعنی اشراق) کا وقت گیارہ تین تھا ۔ اس میں چاشت کی نماز چار یا چھ یا 8 رکعت پڑھی جاتی ہے اور نماز ظہر واذان کا وقت گیارہ 43 یا 45 تھا ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ٹھیک دوپہر (نصف النہار) یعنی : آفتاب کے خط نصف النہار میں ہونے کا تحقق ، جس میں کوئی نماز پڑھنی جائز نہیں ہے گیارہ 30 یا دوتین منٹ اور آگے ہوا ۔ اس کے بعد گیارہ 35 پر یا دوتین منٹ اور بعد زوال شمس شروع ہوگیا ، اور گیارہ 41 پر خوب اچھی طرح زوال کا تحقیق اور وقوع ہوگیا ، اور جب زوال شمس عن خط نصف النہار کا تحقق ہوگیا ، تو ظہر کی اذان ونماز کا وقت بلاشبہ آگیا ، کیوں کہ ظہر کی نماز واذان کا وقت شرعاً بزوال شمس عن نصف النہار کے تحقق سے ہی ہوتا ہے ۔ اور زوال شمس یا نصف النہار وغیرہ کے اوقات ریلوے مروجہ ٹائم سے جاڑے اور گرمی میں قرب اور بعد شمس یا میل شمس کے اعتبار سے مختلف ہوتے رہتے ہیں ۔ یہ محض جاہلانہ بات ہے کہ زوال ہمیشہ ریلوے کے ٹائم سے 12 بجے کے بعد ہی ہوتا ہے یا ہمیشہ پونے 12 بجے ہوتا ہے ۔ لیکن نماز کسی حال میں بھی سوا بارہ بجے سے پہلے

نہیں ہونی چاہیے۔ بہر حال جب زوال تمس کے تحقق کا علم (دھوپ گھڑی سے یا مروجہ گھڑیوں سے جن کے ٹائم ریڈیو سے ملائے ہوتے ہیں) ہوجائے، توظہر کی اذان بلاشبہ دی جاسکتی ہے اور اگر سب مصلی حاضر ہوں اور کسی کے انتظار کی ضرورت نہ ہو، تو دو چار یا چار رکعت سنت پڑھ کر فوراً فرض پڑھی جاسکتی ہے، اور اگر انتظار کی ضرورت ہو، حسب حال ضرورت دس پندرہ منٹ کے وقفہ سے جماعت شروع کرنا مناسب ہے۔ ان مولوی صاحبان کو دھوپ گھڑی بنا کر دکھلادیجیے ،تاکہ ان کی غلطی ان پر واضح ہوجائے، یہ دھوپ گھڑی ہمیشہ کا دے گی شرح وقایہ شروع کتاب الصلاۃ: 156 157 158 میں دھوپ گھڑی بنانے کا طریقہ مرقوم ہے، بغور دیکھ کر اسی کی مطابق بنالیں، یا پھر ''جدید آسان اٹلس اردو۔ انڈین بک ڈپو بہادر گڑھ روڑ، ڈپٹی گنج دہلی 6 سے منگوالیں قیمت للعہ ہے۔

عبیداللہ رحمانی 7 ذوالقعدہ 1391ھ 26دسمبر 1971ء (الفلاح بھیکم پور گونڈہ علامہ عبیداللہ رحمانی نمبر)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 240

محدث فتویٰ